

اور اباب تمول کی امداد سے بے نیاز و مستغنی رہتا تھا۔

مجموعی حیثیت سے حضرت مفتی صاحب کا سب سے بڑا جوہر کمال یہ تھا کہ انہوں نے قدرت کی بخشی ہوئی ظاہری اور باطنی صلاحیتوں کو اپنی خاص توجہ اور محنت سے اس طرح ابھارا اور انہیں پروان چڑھا کر اپنی شخصیت کی تعمیر اس انداز سے کی تھی کہ علم و فضل کے علاوہ وہ اندرون خانہ اور بیرون خانہ زندگی کے کسی کام پر غلبہ اور حتیٰ مایہ نہ تھے۔ انہوں نے ایک معمولی گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود اپنی دنیا آپ پیدا کی تھی جو دینی حیثیت سے جس طرح مکمل تھی دنیوی حیثیت سے بھی کہیں سے تشنہ اور خام نہیں تھی۔ چنانچہ گونا گوں علمی و عملی اور روحانی و معنوی کالات و فضائل کے علاوہ وہ اعلیٰ درجہ کے خطاط بھی تھے اور خیاط بھی۔ ایک بہترین انجینیر بھی تھے اور طباط بھی خوش لباس خوش غذا تھے اور ورزشی جسم رکھتے تھے۔ لکنا جیل میں ہنٹن ٹھیکنا شروع کیا تو چند روز کی مشق میں ہی سب ساقیوں پر بازی لے گئے حساب دانی میں مشکل سے کوئی عالم ان کا حریف ہو سکتا تھا۔ کبھی کبھی عربی فارسی اور اردو میں شعر بھی کہتے تھے بات چونکہ چچی ملی کہنے کے خور تھے اس بنا پر ان کی تقریر اگرچہ پر مغز اور مدلل ہوتی تھی لیکن ہنگامہ آفریں اور ولولہ انگیز نہیں ہوتی تھی، بزم احباب میں ایک بذلہ شیخ گرد با دو قار و تین یا ساٹھ اور اباب معاملہ کی مجلس میں ایک غار النظر مدبر و مفکر تھے۔ اس حیثیت سے ان کی زندگی بے مشغول و منہمک کے علماء و طلباء کے لئے ایک کامیاب نمونہ عمل اور اس بات کی شہادت تھی کہ علوم عربیہ و اسلامیہ کا ایک بور یہ نشین طالب علم اگر چاہے اور کوشش کرے تو قوم کے عطیات اور چندوں سے عمر کا یہی ملازمت وغیرہ کی غلامی سے بے نیاز ہو کر اپنی دیوی زندگی بھی ایک معیاری اور خوشحال زندگی بنا سکتا ہے۔

صدیقت! کہ اب یہ بزرگ صورتیں۔ یہ علم و عمل کی جیتی جاگتی شکلیں اسلام کی دیرینہ روایات کی حامل و علمبردار یہ شخصیتیں اپنوں اور پرپروں کا غم کھانوائی اور بنی نوع انسان کی ہمدرد و غمگساریہ ہستیاں روز بروز غمناک ہوتی جا رہی ہیں۔ اور ایک وقت آئے گا کہ لوگ ان صورتوں کے دیکھنے کو ترسیں گے بطن اپنی کا خزانہ ان سے ملال ہو گا لیکن ماد گیتی کی کوک ان سے خالی ہوگی۔ آئندہ نسلیں تاریخ کے صفحات میں ان کو مذکورے پر طعنیں گی۔ لیکن ظہار من پر ان کی سی ایک صورت دسیرت بھی نہ ملے گی۔ اللہم اغفر واسر حمتہ واسعہ دامطر علیہمنا بیب لطفک السنہی و کرمک الہنی تامہ و کاملہ۔

حضرت خواجہ محمد عاقل

از

(پروفیسر طہق احمد صاحب نظامی ایم۔ اے)

(لکچر شفیقہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)

”پروفیسر طہق احمد صاحب نے ”مشائخ حبشت“ کے نام سے جو عظیم الشان اور ضخیم کتاب مرتب فرمائی ہے اور جو عنقریب ذرۃ المصنفین سے شائع ہونے والی ہے، زیر نظر مصنفوں اسی کتاب کا ایک باب ہے۔“

خواجہ محمد عاقلؒ، حضرت خواجہ ذر محمد ہارویؒ کے ممتاز ترین خلفاء میں تھے۔ پنجاب میں نظامیہ سلسلہ کی اشاعت میں انھوں نے نمایاں حصہ لیا تھا۔ چاچران، کوٹ مٹمن، احمد پور وغیرہ مغلطہ کی خانقاہیں ان ہی کی کوششوں سے وجود میں آئیں۔ حاجی نجم الدین صاحب نے لکھا ہے۔

”ہزار ہا مخلوق از دروازۂ ایشان فیض یاب
مہربان مخلوق نے ان کے دروازے سے فیض پایا اور
شدت و صدا صاحب خانقاہ از ایشان
سینکڑوں صاحب خانقاہ ان سے مبعوث ہوئے
مبعوث شدند“

ان کے علمی تجربہ، پابندیِ شریعت، ہزرگانہ شفقت، اخلاق و مروت کا دور دورہ شہرہ تھا۔ لوگ بڑی عقیدت سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ یہ ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پنجاب کے نہایت ہی دور افتادہ اور غیر معروف علاقوں میں مذہبی اور روحانی تعلیم کا چرچہ ہو گیا۔ اور ان کے خرم کمال کے خوشہ چیں دور دور پھیل گئے۔

۱۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَالْمَخ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا طِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

مورخ نسبت و پنجم شهر ربیع الاول سنه جلوسی مطابق ۱۲۸۲

بدیں مضمون کے

دور رس زمان فرمان سعادت نشان فرخنده عنوان بغیر من اینکہ موازی پنج ہزار بیکہ زمین قابل زراعت از برگشتہ جنگلوں سرکار صوبہ دارالامان عثمان دروجہ مدد معاش بنام قادیال کرامت نشان پیر و مرشد طریقت ہمدی راہ حقیقت را سیر راہ شریعت و معرفت، خواص کچھ عرفاں، زیدہ خدا پرستان حضرت قبلہ میاں صاحب خدیو نور محمد کوریو دام اللہ ظلہ و شرفہ معوذہ نذران از ابتداء فصل خریف بازگشت ادوی بہشت ۹۹۹ فصلی مقرر است امر بنیع القدر شرف عدد دریافت کہ زمین مذکورہ بہ میاں صاحب مغزیہ عنایت فرمودیم کہ مصلحتا ہذا فصل بقض سال بسال صرف ما محتاج خود نمودہ و معائنہ خرید و دولت ادب پویدہ اشتغال می فرمودہ باشند باید کہ حکام و عمل، جائیداد راں و کرداریاں حال و مستقبل و اہل برگشتہ اراضی مذکور در محل موجودہ حسب الحکم اشرف الاعلیٰ ابن امر علی القدر و ستمروالسنہ و در زمین مذکور از مالہ سرکار یک عدد و چہل چارہ یک بستہ و یک مسجد و بلوک و سرائے رنگین پنچہ درس خواندن طالب علمان ساختہ بقفرت میاں صاحب مغزیہ و دہندہ بلوچیات و سائر حیات و اخراجات مثل مغلیہ و پیش کش و جرمانہ و خالصانہ و محمدلانہ و دور و فغانہ و چہرانہ و دہہ نمی و مقدمی و عدد و موی و فغانوگونی و ضبط ہر سال و یکبارہ زراعت و کل تکالیف و دہانی و مطالبات سلطانی

برہان دہلی

فراموش نہ کرنا کہ در ہر سال در فصل سند محمد و نعلبند واجب الارشاد عمل نموده خلف نوازند، سحر تاریخ مناقب فریدی میں عالمگیر اور شاہان ماجد کے فرامین بھی درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اس جاگیر کو برقرار رکھا اور شاہ نور محمد کو ریحہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔
نور محمد کو ریحہ کے مین فرزند تھے۔

(۱) سلطان مخدوم (۲) مخدوم محمد یقوب (۳) حاجی محمد اسحاق
اول الذکر نے لاولد وصال فرمایا۔ موخر الذکر کی اولاد بہرہ نسلخ ڈیرہ غازی خاں میں آباد ہو گئی
محمد یقوب کے دو بیٹے ہوئے۔

(۱) مخدوم غلام حیدر۔ ان کا فرار دریا نے تھوڑے عرصے کے بعد سے، یارادالی میں ہے۔
(۲) مخدوم محمد شریف۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ ایک کاہنی نور محمد دوسرے کاہنی محمد عاقل
محمد شریف صاحب، یارادالی میں مقیم ہو گئے تھے اور وہاں ان کے کثیر تعداد میں مرید ہو گئے تھے۔
وہ بڑے متواضع بزرگ تھے۔ زہد و ورع، قناعت و توکل میں یکساں دروڑ گار تھے۔ حاجی نجم الدین صاحب
نے لکھا ہے کہ وہ عالم باعمل، اور ”صاحب برکت“ تھے۔ خواجہ گل محمد احمد پوری نے لکھا ہے کہ وہ
زہد و ورع، میں لاثانی تھے۔

کوٹ مٹھن | مناقب فریدی | میں کوٹ مٹھن کے آباد ہونے کے متعلق لکھا ہے کہ جب مخدوم محمد شریف
صاحب یارادالی میں آکر آباد ہوئے تو مٹھن خاں بوجہ تیس یارادالی آپ کا مرید و متفقد ہو گیا۔ ایک دن
آپ کا گذر اس جگہ سے ہوا جہاں اب کوٹ مٹھن آباد ہے۔ دریا کے کنارہ پر یہ پرفضا مقام دیکھ کر آپ
نے خان موصوف سے کہا کہ اس جگہ ایک شہر آباد کیا جائے اور وہ اللہ والوں کا مسکن ہو جائے۔ اس نے
اس جگہ شہر بسا ناقبول کر لیا اور مخدوم سے گزارش کی کہ وہ خود اس مقام کو اپنا مستقر بنائیں۔ اس طرح
کوٹ مٹھن وجود میں آیا۔ اور حضرت مخدوم محمد شریف کی موجودگی کی وجہ سے دور دور سے علماء و مشائخ
وہاں آکر جمع ہو گئے۔

۱۱۰۰ھ تک کلہ سیر الادیار میں ۱۳۰۰ھ مناقب فریدی میں ۱۹

کو جوہر نقب اغاہ محمد عاقی صاحب کا خاندانی نقب اور سیرۃ تمام شاہی فرما میں ان کے بزرگوں کے نام کے ساتھ کور سیر نقب ملتا ہے۔ حاجی نجم الدین صاحب نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ خواجہ صاحب کے خاندان کے ایک بزرگ ایک دن مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گئے اور پوچھا کہ کیا کسی نے آذان کہہ دی ہے؟ لوگوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے مٹی کے ایک برتن کو جو قریب ہی رکھا تھا اٹھایا اور کہا کہ اے کوڑو تو آذان کہہ اس وغیرہ سے ان کو ”کور سیر“ کہنے لگے۔ کوڑو کو سندھی زبان میں کوڑا کہتے ہیں۔ اور کہنے کے لئے ”جو استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ فقہ کوراجو ہو گیا۔ جس کے معنی ہوئے ”کوڑو بگو۔“ رفتہ رفتہ کوراجو سے کور سیر ہو گیا۔

تعلیم خواجہ محمد عاقلؒ بہت صورتیں میں پائے گئے حفظ کرنا تھا۔ ان کے والد ماجد مخدوم محمد شریفؒ جو بیکانے زمانہ اور محلث دور میں تھے خود ان کو تعلیم دیتے تھے۔ فاضل باپ نے اپنے ہونا بیٹے میں علم و ادب کا وہ ذوق پیدا کر دیا جو آخر عمر تک ان کا طرہ امتیاز رہا اور جس سے ہزاروں شاہین علم و ادب نے فائدہ اٹھایا۔

خواجہ صاحب نے اپنے والد کے علاوہ حضرت شاہ فخر صاحبؒ اور خواجہ بہار دی سے بھی تحصیل علوم کیا تھا۔ حضرت شاہ فخر صاحبؒ نے ان کو شرح عبدالحی اور سراج السبیل کا درس دیا تھا۔ خواجہ بہار دیؒ سے انھوں نے حدیث کی سند لی تھی۔

خواجہ صاحب کا حافظہ نہایت عمدہ تھا۔ جزوی مسائل تک صحت اور حواہی کے ساتھ ان کو یاد رہتے تھے۔ ان کے تخریجی کے متعلق خواجہ گل محمد احمد پوریؒ نے لکھا ہے۔

۱۔ مناقب المومنین ص ۱۱۹۔ ۱۱۸۔ مناقب فریدی ص ۵۵۔ ۵۶۔ سیر اللایعہ ص ۱۳۹۔ مناقب المومنین ص ۱۳۹۔

۲۔ سیر اللایعہ ص ۱۸۰۔ ۱۶۹۔ سلسلہ حدیث اس طرح درج ہے

شیخ محمد عاقلؒ شیخ نور محمدؒ شیخ فخر الدین دہلویؒ شیخ نظام الدین انوریؒ ثم اورنگ آبادیؒ شیخ حافظ محمدؒ ثم ابراہیم انصاریؒ ثم اورنگ آبادیؒ شیخ محمد طاہر بن شیخ عبدالرحیم کوردی شہر قادیانؒ شیخ محمد راسیم کوردی

”دعصر خود شرفاً غائباً مثل آنحضرت در علم شرق و غرب میں ان کی مثل اس زمانہ میں علم ظاہری میں کوئی نہ تھا۔

پھر آگے مل کر فرماتے ہیں۔

”خصوص علم از اصول و فروع بآں مشابہ بود کہ مدرجہ اجتہاد سیدہ بود“

ابراہ مارش سلسلہ دین مدرس | خواجہ محمد عاقل صاحب کو ابتدا ہی سے درس و تدریس کا بڑا شوق تھا۔ انھوں نے کوٹ مٹھن میں نہایت اعلیٰ پایہ پر ایک مدرسہ قائم کیا۔ بڑے بڑے عالم اس مدرسہ میں ملازم تھے۔ دس و تدریس کا کام بہت باقاعدہ ہوتا تھا۔ خود خواجہ محمد عاقل سنو سے زیادہ طلباء کو درس دیتے تھے مدرسہ کے ساتھ ہی ایک بڑا انگ خانہ تھا۔ جب آپ کوٹ مٹھن سے شدائی تشریف لے گئے تو وہاں بھی مدارس قائم کئے اور طلباء و اساتذہ کے لئے ننگر کی سہولتیں بھی پہنچائی گئیں۔

خواجہ صاحب کے مدارس میں جن کتابوں کا درس ہوتا تھا وہ یہ ہیں۔

مشکوٰۃ شریف۔ احیاء العلوم۔ صبح بخاری۔ لوائح و شرح قصیدہ۔ سوا سبیل۔ نسیم فصیح۔
شرح وقایع حواشی۔ ہدایہ۔ شرح موافق۔ شرح ہدایہ حکمت۔ میراث نم۔ شرح عقاید خیالی۔
مطلوب وغیرہ۔

خواجہ ہاروی کی خدمت میں فہری | تحصیل علم کے بعد خواجہ محمد عاقل اور ان کے بڑے بھائی میاں نور محمد کو اصل باطن اور تزکیہ نفس کے لئے مشد کا مل کی تلاش اور جستجو پیدا ہوئی۔ اگرچہ خود ان کے والد ماجد بڑے صاحب کمال بزرگ تھے لیکن بقول خواجہ گل محمدؒ

”و دامیٰ شہاب شہماز طبر دروازہ بود“

اسی اثنا میں حضرت خواجہ نور محمد ہارویؒ کی شہرت سنی۔ اتفاقاً ان کے بڑے بھائی کی موضع برہان

والی میں خواجہ ہاروی سے ملاقات بھی ہو گئی۔ پہلی ہی نظر میں یہ عالم ہوا کہ
”... بہیت... آں بادشاہ گدا لباس در گرفت“

اور بے اختیار زبان پر یہ اشعار آ گئے۔

لے محمد سیر لا ولید۔ ص ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ البقا۔ ص ۱۴۱۔ البقا۔ ص ۱۴۲۔ البقا۔ ص ۱۴۳۔ البقا۔ ص ۱۴۴۔

بشبا سیر کے بُد امیدم کہ روزے گرد دین روز سفیدم
شبنم را صبح میں روزی بر آید غم در پنج شنباز روزی سر آید
کہ بودم مگر ہے در ظلمتِ شب رسیدہ جان ز گمراہیم بر لب
بر آمدہ از افقِ رخشنده ما ہے بکوئے دوستم بخود را ہے
اسی رات کو ایک قاصد خواجہ محمد عاقل کو بلانے کے لئے کوٹ مٹھن بھیجا گیا۔ خواجہ صاحب
فورا اُکڑے۔ اور ارجح میں خواجہ نور محمد کے دستِ حق پرست پر سبیت کر لی۔

دہلی کا سفر اور شاہ فخر صاحب انوار محمد عاقل کو کئی مرتبہ حضرت شاہ فخر صاحب رحمہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت
کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی تھی۔ پہلی بار جب وہ خواجہ ہاروی کی ہمراہی میں ہمارے دہلی تشریف
لائے تھے تو سارا سفر پیادہ پا کیا تھا۔ جب مرشد نے اس کا سبب دریافت کیا تو عرض کیا ”میں نے
خدا سے عہد کیا تھا کہ حضرت شاہ فخر صاحب کی زیارت کو پیادہ جاؤں گا“ دوسری مرتبہ وہ دہلی اس
طرح آئے کہ اپنے وطن سے ہمارے خواجہ ہاروی کی خدمت میں گئے تھے، وہاں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب
دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے نور آدمی کا رخ کیا۔ دہلی پہنچے تو شاہ فخر صاحب کی خدمت
میں پیش کرنے کے لئے کچھ پاس نہ تھا۔ صرف ایک ٹوٹا تھا۔ اس کو فروخت کیا اور شاہ فخر صاحب کے
لئے مٹھا خریدی۔ خواجہ ہاروی کو اس کا علم ہوا تو دو اشرفیاں دیں کہ یہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت
میں پیش کر دو۔

مناقب فریدی میں لکھا ہے کہ دوسری بار جب وہ شاہ فخر صاحب کی خدمت بابرکت میں حاضر
ہوئے تھے تو علاوہ فیضانِ باطنی کے کچھ مسائل تصوف بھی سمجھنے تھے۔ مناقب المحبوبین کا بیان ہے کہ
انھوں نے شاہ فخر صاحب سے شرح عبدالحی اور سر السبیل پڑھی تھی۔ آخری بار جب وہ مولانا فخر

نہ مکمل سیر اور دلیاف ۱۴۶۱ھ مناقب فریدی میں ان کے جن مرتبہ دہلی تشریف لانے کا ذکر ہے ص ۶۰-۵۹ مکمل نے لکھا ہے

کہ دوسرے دہلی گئے ہیں ۱۴۶۱ھ مناقب المحبوبین نے مفصل نہیں کیا بلکہ لکھا ہے ”دوسرے مرتبہ رندہ“ ص ۱۶۱ تہ مکمل ص ۱۶۲

مناقب المحبوبین میں لکھا ہے کہ خواجہ ہاروی نے ۱۴۶۱ اشرفیاں پیش کرنے کے لئے دی تھیں (ص ۱۱۲) مناقب فریدی ص ۵۸۵ مضاف

ص ۲۴۰

(۱) مکتوبات شیخ عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمطلب

اس سب سے پہلے لانا کہ باقی کا جائزہ لیتے ہیں۔

رم آداب مظلوم

(۳) سوار حیل

(۴) ایک نمونہ جس میں نواح جامی، شہر، رابعیات جامی وغیرہ تھی۔

مجاہدات | قاضی محمد اقل صاحب نے نہایت سخت مجاہدات کئے تھے۔ خواجہ حافظ محمد جال کہا کرتے تھے کہ قاضی صاحب نے جتنے مجاہد کئے ہیں میں شکل سے کوئی دوسرا شخص کر سکتا ہے۔ ان کو ذکر جہرمیں بڑی دلچسپی تھی۔ آخر زمانہ میں کئی، جب ان کا بدن پیرا نہ سالی کے باعث کمزور اور خفیف ہو گیا تھا وہ نہایت پابندی سے ذکر جہر کرتے تھے۔ ان کے ذکر کی آواز میںوں تک باقی تھی۔ نواب غازی الدین خان نے اسماء الابرار میں لکھا ہے کہ قاضی صاحب کے ذکر کی آواز ہمارے شہر فید تک (جو تین چار میل کے فاصلہ پر ہے، جاتی تھی۔

قاضی صاحب "حبس دم" کی یہی مشق فرمایا کرتے تھے۔

خواجہ گل محمدؒ نے لکھا ہے کہ انھوں نے مجاہدِ مفسدِ زم کہ مکمل تک پہنچ دیا تھا۔ اُن کا ارشاد تھا
 ”شغلِ عیسٰی مثلِ مارِ بر گنجِ است۔ بہرِ کارِ گزند
 او سرِ سدِ گنجِ می رسد“
 شغلِ عیسٰی دمِ خزانے پر سانپ کی مانند ہے جو اس کے
 نقصان سے نہیں ڈرتا وہ خزانہ تک پہنچ جاتا ہے۔

عبادت میں مشغولیت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات ان لوگوں سے جو بلاناغہ حاضر خدمت ہونے لگے، یہ دریافت فرم لیتے کہ کتنے دنوں کہاں رہے۔ جب کوئی جواب میں عرض کرتا کہ مہذبہ طور دراز حاضر ہوتا ہے تو فرماتے۔ ”من زندہ ام“۔

۱۲۱۔ مناقبِ نھومن ص ۱۲۱۔ مناقبِ فریدی ص ۵۸۔ تکرار سیر الاولیا ص ۱۴۴۔ تکرار سیر الاولیا ص ۱۴۸۔ سیر الاولیا ص ۱۲۱۔ مناقب

المجوعين على ١١٩ عة تملكه سير لاونيا - ص ١٢٨ عة تملكه سير لاونيا ص ١٢٥

قید و بند کے مصائب | قاضی محمد عاقل صاحب کے بڑے بھائی قاضی نور محمد صاحب ڈیرہ غازی خان میں ٹھیکے لیتے تھے۔ ایک مرتبہ ٹھیکہ کی رقم ادا نہ ہوئی تو ناظم ڈیرہ نے شاہ محمد عاقل صاحب کو جو ضمانت تھے قید کر لیا۔ ۹ مہینے تک شاہ صاحب نے قید و بند کے مصائب برداشت کئے۔ اس زمانہ میں انھوں نے اپنا سارا وقت عبادت و ریاضت میں صرف کیا۔ رہائی کے بعد فرما کرتے تھے۔

”اگر ان زمانہ میں بدست بنی آمد شاید از نتیجہ شغل بے نصیب ہی رہتم“

قید کے زمانہ میں پیر و مرشد کی جانب سے حضرت نادر والد صاحب نے متعدد بار رہائی کے لیے اعمال ان کے پاس بھیجے لیکن انھوں نے کوئی عمل نہیں پڑھا۔ بعد کو جب لوگوں نے عمل نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔

”برائے خاص نفس خود عمل کردن میا داس گیری شد“

مقبولیت | خلافت ملنے کے بعد کچھ عرصہ تک خواجہ محمد عاقل نے شیوہ سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کی شیخ بہار دی کو علم ہوا تو نہایت سختی کے ساتھ لکھا ”تم فیض کو عام کیوں نہیں کرتے اور خلق اللہ کو داخل سلسلہ کیوں نہیں کرتے۔ میں اس کی اطلاع شاہ فخر صاحب کو کر دوں گا“ یہ سن کر خواجہ صاحب رنج اور نہایت ادب سے عرض کیا۔

”کدام کس پیش من آمد است کہ دل رد نمودم۔ اگر مرضی مبارک باشد خود بہ خود بگویم“
لپٹے مرید کا یہ انکسار اور عجز دیکھ کر خواجہ بہار دی کو جوش آگیا فرمانے لگے۔

”اے میں صاحب! روزے باشد کہ ملک آسمان بنام شامنادی و ہندو خلاق از شرق و غرب بر آستان شامجاہ سائندہ سبحان اللہ شامی فرما بند کہ پیش من کسے بنی آید“

فقور سے ہی دونوں بعد پیر کی پیشین گوئی صحیح ہوئی اور ہزاروں عقیدت مندان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

فوج اور لشکر | قاضی صاحب کا لشکر ابتدائی زمانہ سے ہی جاری تھا۔ طلباء اور فقرا کو اس لشکر سے کھانا

لے لے مکمل سیر الاولیاء۔ ص ۱۴۹ سے لے مکمل سیر الاولیاء۔ ص ۱۵۰

ملتا تھا۔ لیکن ایک زمانہ شاہ صاحب پر ایسا بھی گذر اٹھا کہ مسلسل فاقہ رہتا تھا اور نگر کے سب متعلقین فقر اور طلباء کو یہ مصائب برداشت کرنے پڑتے تھے

خواجہ گل محمد پوریؒ اس تنگی اور عسرت کے زمانہ میں قاضی صاحبؒ کی خانقاہ میں رہتے تھے۔ اُن کا بیان ہے کہ جب فوج نہ آئی تھی تو کچھ نہ کھاتا تھا۔ جب کچھ آ جاتا تو پک جاتا۔ لیکن خواجہ صاحبؒ کا یہ عالم تھا کہ جب تک تمام متعلقین، درویش اور طالب علم کھانا نہ کھا لیتے ”دست بہ طعام نمی بردند“۔

خواجہ گل محمدؒ نے لکھا ہے کہ ان کے متعلقین وغیرہ کی تعداد پانچ سو تھی۔ اور یہ تعداد اس وقت تھی جب فتر و فاقہ کے مصائب بھی برداشت کرنے پڑتے تھے جب باب فوج کھل گیا تو نگر سے کھانے والوں کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ اندازہ لگانا مشکل ہو گیا۔ لکھا ہے۔

”وَرَأَى وَفَتْ مَدَارِدِينَ رَأَى قَدَادِ بَدُو، مَطَامِ اس وقت دُائے دالوں کا شمار تھا کہ کھانے کا اندازہ رانداز، سیکے دربار شاہنشی بود“ ایک شاہی دربار تھا جو چلتا رہتا تھا،

اتباع سنت | خواجہ محمد عاقلؒ اتباع سنت کا خاص لحاظ رکھتے تھے۔ ہمیشہ کی خوش رہتی تھی کہ احکام شریعت و سنت نبویؐ پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ وصال سے کچھ پہلے حضور سرور کائناتؐ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔

”تو مارا بسیار خوش کردی کہ ہمیں سنہائے مارا زندہ کر دی“

خواجہ جلال پوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو درجہ نثانی الرسول حاصل تھا۔

فوزِ اوقات | خواجہ محمد عاقلؒ اپنے اوقات کے بہت پابند تھے مغرب کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد وہ مشغول ذکر میں مصروف ہو جاتے تھے پھر کھانا کھا کر عشاء کی نماز باجماعت پڑھتے تھے۔ اس کے بعد مردوں کی تعلیم و تربیت میں مشغول ہو جاتے تھے آدھی رات تک یہ سلسلہ جاری رہتا تھا ہجرتی نماز پڑھ کر ذکر جبر کرتے تھے۔ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ طلباء کو درس شام کے وقت

نہایت عمدہ سیرالاولیاء میں ۱۴۹ ص مناقب المجوبین ص ۱۲۳ ۵۷ ذکر حبیب ص ۸۰۔ ۲۷۹

دیتے تھے۔ پڑھ پھر دن باقی ہوتا تھا کہ اُن کا حلقہ دور سے شروع ہو جاتا تھا۔
لباس وغیرہ کا خواجہ صاحب عمدہ اور لطیف لباس زیب تن فرماتے تھے۔ شاہ فخر صاحب نے ہریت
کی نفی کی لطیف لباس اور لطیف غذا استعمال کرتا۔ فصاحت سن کر اُن کو بہت قہقہہ ہوتا تھا لیکن پھر
جب کہنوں نے رسالہ خواجہ عبداللہ احمد کے میں لکھا تو دیکھا کہ

”سالک رہا یہ کہ خدا و لباس لطیف استعمال کرتے کہ اور لطیف دار و بی شہوند“

تو شاہ فخر صاحب کی فصاحت کی حکمت اُن کے ذہن نشین ہو گئی۔

خواجہ صاحب کا فیض سینے پر سے چمک رہا تھا۔ کھانا داری سر پر ہوتی تھی جب باہر تشریف
لے جاتے تو سر مبارک پر دستار یا سلاوی (لنگی) باندھ لیتے تھے تگد میں اُن کے لباس کے متعلق لکھا ہے۔
”پاچار نہ تو سید سیاہ و یا نہ بند سیاہ مستعمل ہی شد، و بردوش لنگی یا لاپہ یا دوپٹہ یا سلاوی بہر کیفیت می رسد
مستعمل می شد“

رشتہ میں کہ ابھی استعمال نہ کرتے تھے۔

خواجہ صاحب بہت قلیل الطعام تھے۔ رات دن میں ۵۰ درم سے زیادہ خوراک نہ ہوتی تھی
تگد میں لکھا ہے۔

”دراصل و شرب اُن حضرت از شصت و ہشت درم ارد و ہفت نان خشک و نیم تیار کردہ می شد لباس

طریق کہ بر تاج نیم پتہ نمودہ بعد از اُن براگر ہاتھ پتہ می شد لباس صورت نان توام نرم می شد و اُن ناہاد و نیم نان

گچہ سے بہ شور و چورہ یا دال مونگ یا شغلم ننادلی فرمودند و ہم جنین وقت شب می کردند“

اخلاق شاہ صاحب کا اخلاق نہایت اعلیٰ تھا۔ امیر و غریب، بوڑھے اور جوان سب ہی ان کی خدمت میں حاضر

ہوتے تھے اور وہ سب سے یکساں شفقت اور احسان فرماتے تھے۔ جو اُن سے ملتا تھا یہ سمجھنا

تھا کہ جس قدر انتفاع و آرام بھر پور ہے کسی پر نہیں۔ اکثر اوقات ایسا دیکھا گیا کہ بعض لوگوں نے بازو پکڑ

کر کر آپ کو اپنی طرف رجوع کیا لیکن آپ نے نہایت ہی خندہ پیشانی اور محبت سے ان کو جواب دیا۔

۱۵ مناقب فریدی ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱،

لوگ زور زور سے گفتگو کرتے لیکن آپ نہایت آہستگی اور خندہ رودی سے ان کو مطمئن کرتے۔ بعض مرتبہ خود سنس کر فرمایا کرتے تھے کہ لوگ میرے بازو پر کرا اور زور زور سے چیخ کر غنا طرب کرتے ہیں گویا مجھ پر ہر ہوش۔

اصلاحِ مدین [شاہ محمد عاقل اپنے مریدوں کی اصلاح و تربیت کی طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ وہ ان میں صحیح مذہبی جذبات، خدا پر عبور و تسلط اور اسی سے ہر مشکل میں مدد مانگنے کا صحیح جذبہ پیدا کرنا چاہتے تھے ایک مرتبہ چھپک کے عمل کے متعلق ذکر مہور ہوا تھا۔ فرماتے لگے۔

”نسبت از خود کردن میں شرک است۔ موثر حقیقی حق تعالیٰ است۔“

شاہِ علی کی عقیدت [اکبر شاہ ثانی نے شاہزادہ جہاں خسرو اور کاؤس شاہ کو قاضی محمد عاقل صاحب کا مرید کر لیا تھا۔ شاہزادہ ظفر کو ان سے بہت عقیدت تھی۔ ایک شعر میں کہتا ہے۔

بول نہ کرتے ہیں نامِ فردیس پر اسے ظفر ہم میں عاقل و ربط عاقل سے دلی رکھتے ہیں ہم وصالِ قاضی صاحب تقریباً چار ہینے تک علیل رہے۔ ایک روز فرماتے لگے۔

”امروز در تمام ہرج سفر کشیدیم خوب شد کہ بہ منزل رسیدیم۔“

حاضرین حیران ہو گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ خواجہ گل محمد احمد پوری یہ الفاظ سن کر رونے لگے اسی دن شاہ صاحب نے وصال فرمایا۔ شدائی سے کوٹ مٹھن لاکر سپرد خاک کیا گیا۔ ۸ رجب ۱۲۲۹ھ کو یہ واقعہ پیش آیا۔ تاریخ وصال ہے۔

دل ز داغ درد پر سوز و لہب۔ جاں بلب شد چوں سخن گوید بلب

رفت از دار فنا سوئے بقا۔ رہبر دین ہدیٰ عالی نسب

منظر نور محمد، فخر دین۔ شہ محمد عاقل، محبوب رب

ہادیٰ خلق خدا رفت از جہاں۔ حسرتا در دا درینا ضد عجب

آہ دا دلاؤ صد افسوس و درد۔ کز جہاں نور جہاں شد محتجب

محمد سیر الاولیا۔ م ۱۲۴۱ ۷۱ مکملہ۔ م ۱۹۵ ۷۱ مکملہ سیر الاولیا۔ م ۱۲۴۱ ۷۱ مناقبِ فریدی۔ م ۵۰ ۷۱ مکملہ م ۱۲۴۱ ۷۱